کیا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

کیا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ یہ جاننے سے پہلے کہ اس بارے ائمہ اہل سنت کا راجح موقف کیا ہے؟ ان باتوں پر غور فرمالیں :

① کیا نبی کریم ﷺ نے معراج والی رات اللہ رب العزت کو دیکھا ہے؟

② کیا نبی کریم ﷺ نے حالتِ خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟

③ کیا دنیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا جا سکتا ہے؟

① معراج والی رات دیدارِ الٰہی :

معراج والی رات نبی کریم ﷺ کو دیدارِ الٰہی نہیں ہوا۔

(ا) سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ : ((نُورٌ أَنّٰى أَرَاهُ)) .

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا : کیا آپ نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے؟ فرمایا : وہ تو نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔'' (صحیح مسلم : ۹۹/۱، ح : ۱۷۸)

صحیح مسلم کی اس روایت میں رَأَيْتُ نُورًا کے الفاظ بھی ہیں جن کا مطلب بیان کرتے ہوئے امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ) فرماتے ہیں :

مَعْنَاهُ أَنَّهُ لَمْ يَرَ رَبَّهُ، وَلٰكِنْ رَّآى نُورًا عُلْوِيًّا مِنْ أَنْوَارِ الْمَخْلُوقَةِ .

''اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ربّ کو نہیں دیکھا بلکہ مخلوق (فرشتوں)

کے نوروں میں سے ایک بلند نور دیکھا تھا۔'' (صحیح ابن حبان ، تحت الحدیث : ۵۸)

(ب) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

مَنْ حَدَّثَکَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ .

''جو آپ کو یہ بیان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا ہے، وہ جھوٹ بولتا ہے۔''

(صحيح البخاري : ۷۲۰/۲، ح : ٤٨٥٥، صحيح مسلم : ۹۸/۱، ح : ۱۷۷)

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے :

قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''یقیناً اللہ تعالیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے۔''

(سنن التّرمذي : ۳۲۸۰، وقال : حسنٌ، السّنة لابن أبي عاصم : ۱۹۱/۱، تفسير الطّبري : ۵۲/۲۷، كتاب التّوحيد لابن خزيمة : ٤٩٠/۱، وسندهٗ حسنٌ)

اس قول کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں :

لَيْسَ ذٰلِكَ بِخِلَافٍ فِي الْحَقِيقَةِ، فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَقُلْ : رَآهُ بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ .

''دراصل یہ تعارض نہیں ہے، کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے سر والی دو آنکھوں سے دیکھا ہے۔''

(اجتماع جيوش الاسلامية لابن القيّم، ص ٤٨)

نیز فرماتے ہیں :

لَيْسَ فِي الْأَدِلَّةِ مَا يَقْتَضِي أَنَّهُ رَآهُ بِعَيْنِهِ، وَلَا ثَبَتَ ذٰلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَلَا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ، بَلِ النُّصُوصُ الصَّحِيحَةُ عَلٰى نَفْيِهِ أَدَلُّ .

''کوئی دلیل ایسی نہیں، جس کا یہ تقاضا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ نہ یہ صحابہ کرام میں سے کسی سے ثابت ہے نہ کتاب وسنت میں کوئی ایسی

دلیل ہے۔اس کے برعکس صحیح نصوص اس کی نفی میں زیادہ واضح ہیں۔''

(مجموع الفتاویٰ : ٦/٥٠٩۔٥١٠)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۱۔۷۷۴ھ) فرماتے ہیں :

مَا رُوِيَ ذٰلِکَ مِنْ إِثْبَاتِ الرُّؤْيَةِ بِالْبَصَرِ فَلَا يَصِحُّ مِنْ ذٰلِکَ لَا مَرْفُوعًا بَلْ وَلَا مَوْقُوفًا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے، وہ نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام سے۔''(الفُصول في سيرة الرسول، ص ٢٦٨)

نیز فرماتے ہیں :

فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ـــ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ ـ أَطْلَقَ الرُّؤْيَةَ، وَهِيَ مَحْمُولَةٌ عَلَى الْمُقَيَّدَةِ بِالْفُؤَادِ، وَمَنْ رَوٰى عَنْهُ بِالْبَصَرِ فَقَدْ أَغْرَبَ، فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ فِي ذٰلِکَ شَيْءٌ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے لفظ استعمال فرمائے ہیں۔اُن کی یہ بات دل کے ساتھ دیکھنے سے مقیّد کی جائے گی۔جس نے آنکھوں کے ساتھ دیکھنے والی روایت بیان کی ہے اس نے منکر بات کی ہے کیونکہ اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کچھ ثابت نہیں۔''(تفسير ابن كثير : ٦/٢٣، ٢٤)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۳۱۔۷۹۲ھ) اس بارے میں فرماتے ہیں :

إِنَّ الصَّحِيحَ أَنَّهُ رَآهُ بِقَلْبِهِ، وَلَمْ يَرَ بِعَيْنِ رَأْسِهِ، وَقَوْلُهُ : ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَآى﴾ (النجم : ١١) ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرىٰ﴾ (النجم : ١٣) صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ هٰذَا الْمَرْئِيَّ جِبْرِيلُ، رَآهُ مَرَّتَيْنِ عَلٰى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا .

''صحیح بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کے ساتھ دیکھا تھا، سر کی آنکھ سے نہیں دیکھا۔فرمانِ باری تعالیٰ ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَآى﴾ (النجم : ١١) (دل

نے جو دیکھا تھا اسے جھٹلایا نہیں) ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ (النجم: ۱۳) (یقیناً آپ ﷺ نے اسے دوسری دفعہ دیکھا تھا) کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ یہاں جس چیز کو دیکھنے کا ذکر ہے وہ جبریل علیہ السلام ہیں۔ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دو دفعہ اُن کی اس صورت میں دیکھا ہے جس میں وہ پیدا کیے گئے تھے۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية : ۲۷۵/۱)

نیز لکھتے ہیں:

لٰكِنْ لَمْ يَرِدْ نَصٌّ بِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآى رَبَّهُ بِعَيْنِ رَأْسِهٖ، بَلْ وَرَدَ مَا يَدُلُّ عَلٰى نَفْيِ الرُّؤْيَةِ .

''لیکن نبی کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو سر کی آنکھ کے ساتھ دیکھنے کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ملتی، البتہ آپ ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھنے کے بارے میں دلائل ملتے ہیں۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية : ۲۲۲/۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

جَاءَتْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَارٌ مُطْلَقَةٌ، وَأُخْرٰى مُقَيَّدَةٌ، فَيَجِبُ حَمْلُ مُطْلَقِهَا عَلٰى مُقَيَّدِهَا .... وَعَلٰى هٰذَا فَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بَيْنَ إِثْبَاتِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَنَفْيِ عَائِشَةَ بِأَنْ يُحْمَلَ عَلٰى رُؤْيَةِ الْبَصَرِ، وَإِثْبَاتُهُ عَلٰى رُؤْيَةِ الْقَلْبِ، ثُمَّ الْمُرَادُ بِرُؤْيَةِ الْفُؤَادِ رُؤْيَةُ الْقَلْبِ، لَا مُجَرَّدُ حُصُولِ الْعِلْمِ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَالِمًا بِاللّٰهِ عَلَى الدَّوَامِ، بَلْ مُرَادُ مَنْ أَثْبَتَ لَهُ أَنَّهُ رَآهُ بِقَلْبِهٖ أَنَّ الرُّؤْيَةَ الَّتِي حَصَلَتْ لَهُ خُلِقَتْ فِي قَلْبِهٖ، كَمَا يَخْلُقُ الرُّؤْيَةَ بِالْعَيْنِ لِغَيْرِهٖ، وَالرُّؤْيَةُ لَا يُشْتَرَطُ لَهَا شَيْءٌ مَّخْصُوصٌ عَقْلًا، لَوْ جَرَتِ الْعَادَةُ خَلَقَهَا فِي الْعَيْنِ .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کچھ روایات مطلق آئی ہیں اور کچھ مقیّد۔ ضروری ہے کہ مطلق روایات کو مقید روایات پر محمول کیا جائے............ یوں سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے اثبات

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نفی میں اس طرح تطبیق ممکن ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نفی کو آنکھوں کی رؤیت پر محمول کیا جائے اور سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے اثبات کو دل کی رؤیت پر محمول کیا جائے۔ پھر دل کے دیکھنے سے دیکھنا ہی مراد ہے نہ کہ صرف جاننا، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کو جانتے تھے۔ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا اثبات کیا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ جس طرح عام لوگوں کی آنکھ میں رؤیت پیدا کی جاتی ہے، ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں رؤیت پیدا کی گئی۔ عقلی طور پر رؤیت کے لیے کوئی خاص شرط نہیں، اگرچہ عادت یہ ہے کہ یہ آنکھ میں ہی پیدا ہوتی ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : ٤٧٤/٨)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورت نجم کی آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھ) سے دو مرتبہ دیکھا۔''

(صحيح مسلم : ١٧٦)

نیز فرماتے ہیں:

رَآهُ بِقَلْبِهِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دل (کی آنکھ) سے دیکھا۔''

(صحيح مسلم : ١٧٦)

فائدہ :

فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنىٰ ☆ فَأَوْحىٰ إِلىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحىٰ﴾ (النجم: ١٠) [پس وہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے) دو کمانوں کے درمیانی فاصلے پر تھا یا اس سے بھی قریب۔ پھر اس نے اس کے بندے کی طرف وہ وحی کی جو اس نے وحی کی تھی] سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان آیات کی تفسیر میں فرمایا:

إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ، لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ .

''یہ تو جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے انہیں ان کی اصلی تخلیقی صورت میں صرف دو مرتبہ ہی دیکھا ہے، میں نے انہیں آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا، انہوں نے سارے افق کو بھرا ہوا تھا، زمین و آسمان میں اللہ کی سب سے بڑی مخلوق۔''

(صحیح مسلم : ۱۷۷)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

أَيْ : فَاقْتَرَبَ جِبْرِيلُ إِلَى مُحَمَّدٍ لَمَّا هَبَطَ عَلَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ حَتّٰى كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَابَ قَوْسَيْنِ .

''یعنی جب جبریل علیہ السلام، محمد ﷺ پر زمین کی طرف اُترے، تو اتنا قریب ہوئے کہ جبریل علیہ السلام اور محمد ﷺ کے درمیان دو کمانوں کے درمیانی فاصلہ رہ گیا۔''

(تفسیر ابن کثیر : ۲۲/٦ بتحقیق عبد الرزاق المهدی)

نیز فرماتے ہیں:

هٰكَذَا هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾، وَهٰذَا الَّذِي قُلْنَاهُ مِنْ أَنَّ هٰذَا الْمُقْتَرِبَ الدَّانِي الَّذِي صَارَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، هُوَ قَوْلُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ، وَأَبِي ذَرٍّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ .

''اسی طرح یہ آیت ہے ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى﴾ (یعنی یہاں جبریل علیہ السلام مراد ہیں) ۔ اور ہم نے یہ جو کہا ہے کہ محمد ﷺ کے بہت زیادہ قریب ہونے والے جبریل علیہ السلام ہی تھے، تو یہ ام المومنین سیدہ عائشہ، سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدنا ابو ذر اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔''(تفسیر ابن کثیر : ۲۲/٦)

فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ☆ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾ (النجم: ۹، ۱۰) کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اس سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔''

(صحيح البخاري: ۷۲۰/۲، ح: ٤٨٥٦، صحيح مسلم: ۹۷/۱، ح: ۱۷٤)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جس رؤیت کی نفی کی ہے، اس کا تعلق دنیا کی ظاہری آنکھ سے ہے، یعنی ان کے مطابق وہ شخص جھوٹا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما جس دیکھنے کو ثابت کرتے ہیں وہ دل سے دیکھنا ہے۔ اس طرح دونوں اقوال میں جمع وتطبیق ہو جاتی ہے۔ جو لوگ ظاہری آنکھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ثابت کرتے ہیں، ان کا قول مرجوح ہے۔

تنبیہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں:

دَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ العِزَّةِ، فَتَدَلّٰى حَتّٰى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جبار رب العزت کے قریب ہوئے، اتنے قریب ہوئے کہ دو کمان یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔''

(صحيح البخاري: ۷۵۱۷)

① حدیث میں قرب کا ذکر ہے، رؤیت باری تعالیٰ کا ذکر نہیں۔ قرب سے رؤیت لازم نہیں آتی، کیونکہ اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نور کے پردے حائل تھے۔

② اہل علم کا کہنا ہے کہ یہاں جبریل امین مراد ہیں، نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

③ حدیث معراج میں یہ الفاظ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر راوی کا تفرد ہیں،

جسے وہم قرار دیا گیا ہے، ایک ثقہ راوی بعض الفاظ میں وہم کھا سکتا ہے، اس سے اس کی ساری حدیث ساقط نہیں ہو جاتی۔ مزید فتح الباری کا مطالعہ مفید رہے گا۔

فائده :

فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿فَأَوْحٰى إِلٰى عَبْدِهٖ مَا أَوْحٰى﴾ (النجم: ١٠) کے بارے میں حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

مَعْنَاهُ: فَأَوْحٰى جِبْرِيلُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ مَا أَوْحٰى، أَوْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى عَبْدِهٖ مُحَمَّدٍ مَّا أَوْحٰى بِوَاسِطَةِ جِبْرِيلَ، وَكِلَا الْمَعْنَيَيْنِ صَحِيحٌ.

''اس کا معنی یہ ہے کہ جبریل نے اللہ تعالیٰ کے بندے محمد ﷺ کی طرف جو وحی کرنا تھی کر دی یا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے محمد ﷺ کی طرف جو وحی کرنا تھی، جبریل کے واسطے سے کر دی۔ یہ دونوں معنی درست ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر: ٢٣/٦)

تنبيه :

① منسوب ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا:

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ: لَمْ أَرَهُ بِعَيْنَيَّ، وَرَأَيْتُهُ بِفُؤَادِي مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ تَلَا: ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى﴾ (النجم: ٨)

''اللہ کے نبی! کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، البتہ دل سے دو مرتبہ دیکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: **﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى﴾** (النجم: ٨) ''پھر قریب ہوا، پس اور قریب ہوا۔''

(تفسير الطّبري: ١٩/٢٢)

سند سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن حمید رازی ضعیف وکذاب ہے۔

② موسیٰ بن عبیدہ ربذی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَى رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .

''بلاشبہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے۔''

(السّنة لابن أبي عاصم : ٤٣٢)

سند ضعیف ہے، ابو بحر بکراوی جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک ضعیف و مجروح ہے۔

③ مبارک بن فضالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ الْحَسَنُ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ .

''امام حسن بصری رحمہ اللہ حلفاً کہتے تھے کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔''

(كتاب التّوحيد لابن خزيمة : ٤٨٨/٢، تفسير عبد الرزّاق : ٣٠٣٣)

یہ قول مبارک بن فضالہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

④ (ا) عکرمہ مولیٰ ابن عباس رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے، فرمایا:

نَعَمْ، قَدْ رَأَى رَبَّهُ .

''جی ہاں، اپنے رب کو دیکھا ہے۔''

(تفسير الطّبري : ٢٢/٢٢)

سند سخت ضعیف ہے، محمد بن حمید رازی ضعیف وکذاب ہے۔

(ب) عکرمہ رحمہ اللہ کے دوسرے قول (تفسیر ابن ابی حاتم : ١٨٦٩٧) کی سند بھی ضعیف ہے، عباد بن منصور ضعیف، مدلس اور مختلط ہے۔

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ اس کے خلاف کچھ ثابت

نہیں۔ مدعی پر دلیل ہے۔

② نبی کریم ﷺ کا حالت نیند میں دیدار الٰہی :

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نمازِ صبح کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا:

فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ .

''اچانک میں نے اپنے ربّ کو حسین ترین صورت میں دیکھا۔''

(مسند الإمام أحمد : ٥/٢٤٣)

تبصره :

یہ حدیث ضعیف اور غیر ثابت ہے۔

① امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''مضطرب'' قرار دیا ہے۔

(بيان تلبيس الجهميّة لابن تيميّة : ٧/٢١٥، ٢١٧)

② امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَيْسَ فِيهَا صَحِيحٌ، وَكُلُّهَا مُضْطَرِبَةٌ .

''اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں، ساری کی ساری مضطرب ہیں۔''

(العِلَل : ٦/٥٧)

③، ④ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (کتاب التوحید : ١/١٩١) اور حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ (تلخیص المتشابہ : ١/٣٠٢) نے اسے غیر ثابت قرار دیا ہے۔

⑤ امام محمد بن نصر مروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لَيْسَ يَثْبُتُ إِسْنَادُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ .

''محدثین کرام کے نزدیک اس کی سند ثابت نہیں۔''

(قيام اللّيل، ص ٤٣)

⑥ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي ثُبُوتِ هٰذَا الْحَدِيثِ نَظَرٌ .

''اس حدیث کا ثابت ہونا محل نظر ہے۔''

(كتاب الأسماء والصّفات، ص ٣٨٠)

کسی صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ کا خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ثابت نہیں۔

③ کسی نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا:

کسی نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔ یہ اہل سنت والجماعت کا اتفاقی واجماعی عقیدہ ہے، جیسا کہ امام عثمان بن سعید دارمی رحمہ اللہ (۲۰۰۔۲۸۰ھ) فرماتے ہیں:

جَمِيعُ الْأَئِمَّةِ يَقُولُونَ بِهٖ : إِنَّهٗ لَمْ يُرَ، وَلَا يُرٰى فِي الدُّنْيَا .

''تمام ائمہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ کو دنیا میں نہ دیکھا گیا ہے اور نہ ہی دیکھا جا سکتا ہے۔''

(الرّد على الجهميّة : ١٢٤)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ رَبَّهٗ بِعَيْنِهٖ فِي الْأَرْضِ .

''مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ نبیٔ اکرم ﷺ نے زمین میں اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔'' (مجموع الفتاوٰی : ٣٨٨/٣)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنِهٖ .

''امت کا اتفاق ہے کہ دنیا میں کوئی شخص اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية : ٢٢٢/١)

رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

((تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوتَ)).

''جان لیں کہ آپ میں سے کوئی بھی مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا۔''

(صحيح مسلم: ٣٩٩/٢، ح: ١٦٩)

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں خطبہ دیا اور فرمایا:

((فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، وَلَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوتُوا)).

''دجال کہے گا کہ میں تمہارا ربّ ہوں، حالانکہ آپ موت سے پہلے اپنے ربّ کو نہیں دیکھ سکتے۔'' (السّنّة لابن أبي عاصم: ٤٠٠، وسندهٗ حسنٌ)

تنبیہ:

علامہ عینی حنفی (٨٥٥ھ) لکھتے ہیں:

رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ فِي دَارِ الدُّنْيَا بَلْ كَانَتْ فِي الْمَلَكُوتِ الْعُلْيَا وَالدُّنْيَا لَا تُطْلَقُ عَلَيْهَا.

''نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو ملکوت علیا (آسمانوں) میں دیکھا ہے، نہ کہ دنیا میں، ملکوت علیا پر دنیا کا اطلاق نہیں ہوتا۔'' (عمدة القاري: ٢٩١/١)

قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ملکوت علیا میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہو، جب دیکھا ہی نہیں، تو دارِ دنیا اور ملکوت علیا کی بات کرنا ہی درست نہیں۔ اہل سنت والجماعت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

الحاصل:

نبی کریم ﷺ نے معراج والی رات اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا۔